آیات نمبر 52 تا 63 میں بنی اسرائیل کا عیسیٰ علیہ السلام کی اطاعت سے انکار، انہیں قتل کرنے کی سازش اور عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھائے جانے کا بیان۔ یہ حقیقت کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی مثال آدم علیہ السلام کی طرح ہے۔ اللہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو ہدایت کہ وہ عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دیں

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾

پھر جب عیسیٰ (علیہ السّلام) نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر اُتر آئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہو گا؟ تو ان کے حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کی راہ میں آپ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں، اور اے عیسیٰ تم گواہ رہنا کہ ہم یقیناً اللہ کے فرمانبردار ہیں اے ہمارے رب! جو کچھ تو نے نازل کیا ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے اس رسول کی پیروی اختیار کی لہٰذا ہمارا نام بھی حق کی گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے پھر بنی اسرائیل نے خفیہ سازش کی اور اللہ نے بھی اپنی مخفی تدبیر فرمائی، اور اللہ ہی سب سے بہتر مخفی تدبیر فرمانے والا ہے

رکوع [۵]

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ

اور وہ

وقت یاد کرو جب اللہ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! بیشک میں تمہیں اپنے پاس بلانے والا
ہوں اور اپنی طرف آسمان پر اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں کی تہمتوں سے نجات
دلانے والا ہوں اور تمہاری پیروی کرنے والوں کو تمہارے منکروں پر قیامت تک
برتری دینے والا ہوں ثُمَّ اِلَیَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَیۡنَكُمۡ فِیۡمَا كُنۡتُمۡ
فِیۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۵۵﴾ پھر تم سب کو میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اس وقت میں ان
باتوں کا فیصلہ کر دوں گا جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے [★] فَاَمَّا الَّذِیۡنَ
كَفَرُوۡا فَاُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا شَدِیۡدًا فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَةِ ۫ وَ مَا لَهُمۡ مِّنۡ
نّٰصِرِیۡنَ ﴿۵۶﴾ پھر جن لوگوں نے کفر کیا انہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سخت
عذاب دوں گا اور ان لوگوں کا کوئی بھی مددگار نہ ہو گا وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۷﴾ اور
جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا اجر دیا
جائے گا، اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ذٰلِكَ نَتۡلُوۡهُ عَلَیۡكَ مِنَ الۡاٰیٰتِ وَ
الذِّكۡرِ الۡحَكِیۡمِ ﴿۵۸﴾ یہ باتیں جو ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں یہ نشانیاں ہیں اور
حکمت والی نصیحت ہے اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنۡ
تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ ﴿۵۹﴾ بیشک اللہ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السّلام) کی
مثال آدم (علیہ السّلام) کی طرح ہے، جسے اس نے مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا 'ہو جا' تو
وہ ہو گیا اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ اے نبی (ﷺ)! یہ

اصل حقیقت ہے جو آپ کے رب کی طرف سے بتائی جارہی ہے پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ۣ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ پس آپ کے پاس صحیح علم آجانے کے بعد جو شخص عیسٰی (علیہ السّلام) کے معاملے میں آپ سے جھگڑا کرے تو آپ فرما دیجئے کہ اچھا آؤ ہم اور تم مل کر اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور خود میں اپنے آپ کو بھی اور تمہیں بھی ایک جگہ پر بلا لیتے ہیں، پھر ہم اللہ سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو اللہ کے حکم کے مطابق رسول اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نے نجران سے آئے ہوئے نصرانیوں کے ایک وفد کو مباہلہ کی دعوت دی لیکن نصرانیوں نے اس مباہلہ کو قبول نہ کرنے ہی میں عافیت سمجھی اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ بیشک جو کچھ بیان ہوا یہی سچ ہے، اور اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں، اور بیشک اللہ ہی بڑا زبردست اور بہت حکمت والا ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں تو یقیناً اللہ فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے رکوع [٦]

آیت نمبر 64

آیات نمبر 64 تا 71 میں اہل کتاب کو توحید اور اسلام کی دعوت، کہ تمام انبیاء اور کتابیں توحید ہی کی دعوت پر مشتمل ہیں، مزید یہ کہ اہل کتاب بھی ابراہیم علیہ السلام ہی کی اولاد سے ہیں جو توحید کے علمبردار تھے، مسلمانوں کو اہل کتاب کے فتنوں سے بچنے کی تلقین۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ آپ فرما دیجئے کہ اے اہلِ کتاب! تم ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مشترک ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنالے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ پھر اگر وہ اس دعوت کو قبول نہ کریں تو کہہ دو کہ تم اس بات پر گواہ رہنا کہ ہم تو مسلمان ہیں یہ یہودیوں اور نصرانیوں سے خطاب ہے اور ایک تو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تم نے حضرت مسیح اور حضرت عزیر علیہ السلام کی ربوبیت (رب ہونے) کا جو عقیدہ کھڑا کر رکھا ہے یہ غلط ہے وہ رب نہیں ہیں انسان ہیں دوسرا اس بات کی طرف اشارہ ہے تم نے اپنے علماء اور درویشوں [احبار ورہبان] کو حلال یا حرام کرنے کا جو اختیار دے رکھا ہے یہ بھی ان کو رب بنانے کے مترادف ہے، حلال اور حرام کا اختیار صرف اللہ ہی کو حاصل ہے يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم (علیہ السّلام) کے بارے میں

کیوں جھگڑا کرتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو ابرہیم (علیہ السّلام) کے بعد نازل ہوئی تھیں، کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے ھٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ سو تم وہ لوگ ہو جو ان باتوں میں تو جھگڑتے ہی رہے ہو جن کا تمہیں تھوڑا بہت علم تھا مگر اب ان باتوں میں کیوں جھگڑتے ہو جن کا تمہیں بالکل ہی علم نہیں، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ ابراہیم (علیہ السّلام) نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی وہ ایک مخلص فرمانبردار اور سچے مسلمان تھے، اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ بیشک سب لوگوں سے بڑھ کر ابراہیم (علیہ السّلام) کے قریب تو وہی لوگ تھے جنہوں نے ان کی پیروی کی اور اسی طرح یہ نبی (ﷺ) اور ان پر ایمان لانے والے ان کے قریب تر ہیں، اور یہ جان لو کہ اللہ مومنوں کا مددگار ہے وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ بعض اہلِ کتاب اس بات کی دل سے آرزو کرتے ہیں کہ کسی طرح وہ تمہیں گمراہ کر دیں، دراصل وہ صرف اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور انہیں اس بات کا بھی شعور نہیں ہے يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ اَنْتُمْ

تَشْهَدُوْنَ۝ اے اہلِ کتاب! تم اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کر رہے ہو حالانکہ تم خود دل سے ان کے قائل ہو يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝ اے اہلِ کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں ملاتے ہو اور سچی بات کو کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو رکوع [۷]

آیات نمبر 72 تا 76 میں اہل کتاب کی مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا ذکر اور ان کے کردار کا ایک تاریک پہلو کہ وہ غیر یہود کے ساتھ خیانت اور دھوکہ بازی کو اپنے دین کی رو سے جائز سمجھتے ہیں

وَ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ﴿۷۲﴾ اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ تم اس کتاب یعنی قرآن پر جو اس نبی (ﷺ) کے ماننے والوں پر نازل کی گئی ہے، صبح ایمان لے آؤ اور شام کو انکار کر دیا کرو شاید اس تدبیر سے مسلمان اپنے دین سے پھر جائیں وَ لَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ اور یہ آپس میں کہتے ہیں کہ اپنے دین والے کے سوا کسی کی بات نہ مانو قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اے نبی (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ بیشک اصل ہدایت تو صرف اللہ کی ہدایتِ ہی ہے اور یہ اہل کتاب اپنے لوگوں سے کہتے ہیں کہ تم ہرگز یہ یقین نہ کرنا کہ جیسی کتاب تمہیں دی گئی ہے ویسی کسی اور کو بھی مل سکتی ہے یا یہ کہ کوئی تمہارے رب کے پاس تمہارے خلاف حجت لا سکے گا قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴿۷۳﴾ اے نبی (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ بیشک فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور اللہ بڑا وسعت والا اور بڑے علم والا ہے یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو

الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿٧٤﴾ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص فرمالیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے یہود کا کہنا تھا کہ کتاب اور نبوت صرف بنی اسرائیل کا حق ہے لیکن یہ اللہ کی حکمت تھی کہ آخری نبی بنی اسمٰعیل میں سے ہو جو بہر حال ابراہیم علیہ السلام ہی کی اولاد ہیں، اسی حسد کی وجہ سے یہ لوگ ایمان لانے پر تیار نہ تھے وَمِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مَنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِقِنۡطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اِنۡ تَاۡمَنۡهُ بِدِيۡنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيۡكَ اِلَّا مَا دُمۡتَ عَلَيۡهِ قَآئِمًا ؕ اور اہلِ کتاب میں کوئی شخص تو ایسا ہے کہ اگر آپ اس کے پاس مال و دولت کا ڈھیر امانت کے طور پر رکھ دیں تو وہ آپ کو واپس لوٹا دے گا اور کسی کا یہ حال ہے کہ اگر اس کے پاس ایک دینار بھی امانت کے طور سے رکھ دیں تو آپ کو وہ بھی نہیں لوٹائے گا سوائے اس کے کہ آپ اس کے سر پر کھڑے ہو جائیں ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَيۡسَ عَلَيۡنَا فِى الۡاُمِّيّٖنَ سَبِيۡلٌ ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٧٥﴾ ان کی اس خیانت کا سبب یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اُمّیوں سے خیانت کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہو گا، اور جان بوجھ کر یہ جھوٹ اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ مواخذہ ہو گا بَلٰى مَنۡ اَوۡفٰى بِعَهۡدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿٧٦﴾ ہاں جو شخص اپنا وعدہ پورا کرے اور اللہ سے ڈرتا ہے اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں کیونکہ بیشک اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں سے محبت فرماتا ہے۔

آیت نمبر 77

آیات نمبر 77 تا 80 میں بیان کہ اہل کتاب کا ایک گروہ اپنی قسموں کو حقیر قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں، اپنی طرف سے بنائی ہوئی باتوں کو اپنی کتاب کا حصہ ظاہر کرتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کے پس منظر میں یہ حقیقت کہ ایک نبی کی دعوت ہمیشہ توحید ہی پر مشتمل ہو گی

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت پر فروخت کر دیتے ہیں تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ قیامت کے دن نہ ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ہی ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے تو دردناک عذاب ہو گا وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ اور بیشک ان اہل کتاب میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبانوں کو اس طرح موڑ لیتے ہیں کہ تم ان کی الٹ پھیر کو بھی کتاب ہی کا حصّہ سمجھو حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہم پڑھ رہے ہیں سب اللہ کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے، حالانکہ وہ ہرگز اللہ کی طرف سے نہیں ہے، اور یہ لوگ جان بوجھ کر اپنی جھوٹی باتوں کو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مَا كَانَ لِبَشَرٍ

اَنۡ یُّؤۡتِیَہُ اللّٰہُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحُکۡمَ وَ النُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوۡلَ لِلنَّاسِ کُوۡنُوۡا عِبَادًا لِّیۡ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ لٰکِنۡ کُوۡنُوۡا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنۡتُمۡ تُعَلِّمُوۡنَ الۡکِتٰبَ وَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَدۡرُسُوۡنَ ﴿۷۹﴾ کسی انسان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اللہ تو اسے کتاب و حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ تم اللہ کے بجائے میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو یہی کہے گا تم اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم خود کتاب پڑھتے بھی ہو اور دوسروں کو سکھاتے بھی ہو وَ لَا یَاۡمُرَکُمۡ اَنۡ تَتَّخِذُوا الۡمَلٰٓئِکَۃَ وَ النَّبِیّٖنَ اَرۡبَابًا ؕ اَیَاۡمُرُکُمۡ بِالۡکُفۡرِ بَعۡدَ اِذۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۰﴾ اور وہ ہرگز تمہیں یہ حکم نہ دے گا کہ تم فرشتوں کو اور نبیوں کو اپنا رب بنالو، کیا یہ ممکن ہے کہ تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد ایک نبی تمہیں کفر کا حکم دے یہ عیسائیوں کی تردید ہو رہی ہے جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو خدا یا خدا کا بیٹا مان کر گویا یہ دعویٰ کرتے تھے کہ خود حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے ہی ان کو اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔ یہی حال ان بعض یہودی فرقوں کا تھا جو حضرت عزیر (علیہ السلام) کو خدا کا بیٹا مانتے تھے

رکوع [۸]

آیت نمبر 81

آیات نمبر 81 تا 91 میں تمام انبیا سے لئے گئے عہد کا ذکر جب انہوں نے آخری نبی پر ایمان لانے کا عہد کیا تھا، اس عہد کو بالآخر بنی اسرائیل کے انبیاء اور تمام اہل کتاب کے لئے لازم قرار دیا گیا اور اسے توڑنے پر انہیں تنبیہ کی گئی۔ مسلمانوں کی طرف سے اعلان کہ ہم تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی طرف سے اہل کتاب کو تنبیہ کہ جو لوگ آخری نبی کو پہچاننے کے بعد بھی اس کی تکذیب کرتے ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ اور وہ وقت یاد کرو جب اللہ نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس دوسرا رسول آئے جو اس کتاب کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس موجود ہو، تو تم لازماً اس پر ایمان لاؤ گے اور لازماً ان کی مدد کرو گے اس عہد میں ہر نبی کے ساتھ اس کی امت بھی شامل ہے، اور اسی طرح ہر نبی یہ پیشگوئی کر کے جاتا تھا کہ میرے بعد ایک آخری نبی (ﷺ) آئیں گے جن کی یہ نشانیاں ہوں گی، سو تم سب ان پر ایمان لاؤ گے قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کا اِقرار کرتے ہو اور اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سب انبیاء نے عرض کیا کہ ہم نے اِقرار کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب تم سب گواہ بن جاؤ اور میں بھی اس اقرار پر تمہارے ساتھ گواہ ہوں [★]

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴿۸۲﴾ پھر جو کوئی یہ پختہ عہد کرنے کے
بعد اسے توڑ ڈالے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہوں گے اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ
اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴿۸۳﴾ کیا یہ اللہ
کے دین کے سوا کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز نے خوشی سے یا
مجبوری سے اُسی کی فرمانبرداری اختیار کی ہے اور آخر ایک دن سب کو اسی کی طرف لوٹ کر
جانا ہے قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ
اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَ
النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴿۸۴﴾
اے نبی (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے
اور جو کچھ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر نازل
کیا گیا اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کو ان کے رب کی طرف
سے عطا کیا گیا تھا ہم سب پر ایمان لائے ہیں، ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے
درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ
دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴿۸۵﴾ اور اگر کوئی شخص
اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواہشمند ہو گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ
شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا
كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَ
اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴿۸۶﴾ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو ہدایت
فرمائے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے حالانکہ وہ اس بات کی گواہی دے چکے تھے کہ یہ

رسول برحق ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی تھیں اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو گی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ وہ اس لعنت میں ہمیشہ مبتلا رہیں گے، نہ ان کی سزا میں کمی کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۗ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ ہاں مگر وہ لوگ جنہوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کر لی، یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ بیشک جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا پھر وہ کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے تو ایسے لوگوں کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی اور یہی لوگ گمراہ ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے تو ایسا شخص اگر زمین بھر سونا بھی اپنی نجات کے لئے فدیہ میں دینا چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، ایسے ہی لوگوں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا رکوع [۹]

آیات نمبر 92 تا 99 میں مسلمانوں کو اپنی محبوب ترین چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ہدایت۔ کھانے کی کچھ چیزیں جو اہل کتاب کے نزدیک حرام تھیں، ان کے بارے میں وضاحت کہ یہ تمام چیزیں ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں حلال تھیں۔ اہل کتاب کو ایک دفعہ پھر اسلام قبول کرنے کی دعوت اور انکار کرنے والوں کو تنبیہ

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ۟ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾ تم ہرگز کامل نیکی کے درجہ تک نہ پہنچ سکو گے جب تک تم اپنی وہ چیزیں جو تمہیں بہت عزیز ہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو، اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے بیشک اللہ اسے خوب جانتا ہے كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِیۡلُ عَلٰی نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىةُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰىةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۹۳﴾ تورات کے نازل ہونے سے پہلے کھانے کی تمام چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں سوائے ان چند چیزوں کے جو یعقوب (علیہ السّلام) نے اپنی مرضی سے خود اپنے اوپر حرام کرلی تھیں، اے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! آپ ان سے فرما دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو تورات لے آؤ اور اسے پڑھو

یہود یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مسلمان ابراہیم علیہ السلام کی پیروی نہیں کرتے، یہ کہا کرتے تھے کہ اونٹ کا گوشت اور بہت سی دوسری چیزیں جو یہ مسلمان کھاتے ہیں، ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں حرام تھیں، اللہ کی طرف سے یہ وضاحت کر دی گئی کہ یہ جھوٹ ہے، ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں یہ تمام چیزیں حلال تھیں حتیٰ کہ ان کے بہت بعد میں نازل ہونے والی کتاب تورات سے بھی یہی ثابت ہے فَمَنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴿۹۴﴾ پھر اس کے بعد بھی جو شخص اپنے خود ساختہ
جھوٹ کو اللہ کی طرف منسوب کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫
فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴿۹۵﴾ آپ فرما
دیجئے کہ اللہ نے جو کچھ فرمایا ہے وہی سچ ہے، سو اب تم یکسو ہو کر ابراہیم (علیہ السّلام)
کے دین کی پیروی کرو جو حق پسند تھے، اور یقیناً وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے اِنَّ
اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ﴿۹۶﴾ بیشک
سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے عبادت گاہ کے طور پر بنایا گیا وہی ہے جو مکّہ میں
ہے، اس کو خیر و برکت دی گئی ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت کا مرکز
ہے فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ اس میں
بہت سی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک نشانی ابراہیم (علیہ السّلام) کا مقام
عبادت ہے، اور جو اس گھر میں داخل ہو گیا وہ امان پا گیا وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ
الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ
الْعٰلَمِيْنَ﴿۹۷﴾ اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو بھی اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت
رکھتا ہو اُس پر اِس گھر کا حج فرض ہے، اور جو کوئی اس حکم کو ماننے سے انکار کرے تو وہ
جان لے کہ بیشک اللہ سب جہانوں سے بے نیاز ہے قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ
تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ﴿۹۸﴾ آپ فرما دیجئے کہ
اے اہلِ کتاب! تم اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو؟ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ

اسے دیکھ رہا ہے قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّ اَنۡتُمۡ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۹﴾

آپ فرما دیجئے کہ اے اہلِ کتاب! جو شخص ایمان لے آیا ہے تم اسے اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو؟ تم اس کو بھی غلط راہ پر ڈالنا چاہتے ہو حالانکہ تم اس کے راہ راست ہونے پر خود گواہ ہو، اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے

آیت نمبر 100

آیات نمبر 100 تا 109 میں مسلمانوں کو تنبیہ کہ اگر اہل کتاب کی بات مانی تو واپس کفر کی طرف چلے جاؤ گے، اپنے دشمن کے خلاف متحد ہو کر کھڑے ہونے کی تلقین نیز یہ کہ انکار کرنے والوں اور مومنوں کا قیامت کے دن کیا حال ہو گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ اے ایمان والو! اگر تم اہلِ کتاب میں سے کسی گروہ کا بھی کہنا مانو گے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر تمہیں کافر بنا دیں گے وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم پھر کفر قبول کر لو جبکہ تم پر اللہ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں اور اللہ کے رسول ﷺ خود تمہارے درمیان موجود ہیں، اور جو شخص اللہ کے دامن کو مضبوطی کے ساتھ تھام لیتا ہے تو سیدھی راہ کی طرف اس کی ضرور رہنمائی کی جاتی ہے رکوع [۱۰]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت صرف اسی حال پر آئے کہ تم مسلمان ہو وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں مت پڑو، اور اللہ کے اس احسان کو یاد

رکھو جو اس نے تم پر کیا، جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے
دلوں میں الفت پیدا کر دی اور تم اس کے فضل سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے وَ
كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر پہنچ
چکے تھے پھر اس نے تمہیں اس گڑھے میں گرنے سے بچا لیا، اسی طرح اللہ تمہارے
لئے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کر سکو وَ
لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اور تم میں سے ایک جماعت ایسے
لوگوں کی ضرور ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور
برائی سے روکیں، اور جو لوگ یہ کام کریں گے وہی لوگ کامیاب و کامران ہوں گے
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ
الْبَيِّنٰتُ ؕ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور اس کے بعد
بھی اختلاف کرنے لگے جب ان کے پاس کھلی اور واضح نشانیاں آچکیں وَاُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ اور ایسے
لوگوں کے لئے اس دن سخت عذاب ہے جس دن بعض چہرے روشن ہوں گے اور
بعض سیاہ ہوں گے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ تو جن لوگوں کے

چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا تھا؟ اچھا تو اب اس کفر کی پاداش میں جو تم کرتے رہے تھے عذاب کا مزہ چکھو وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ اور جن لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے تو وہ اللہ کی رحمت سے جنت کے باغوں میں ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ یہ اللہ کی آیات ہیں جنہیں ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سناتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس سب کا مالک اللہ ہے اور تمام معاملات اللہ ہی کے حضور میں پیش کئے جاتے ہیں رکوع [۱۱]

آیات نمبر 110 تا 115 میں مسلمانوں سے خطاب کہ یہود کی بجائے اب تم ہی لوگوں کی رہنمائی کرو گے، یہ بشارت کہ اب اہل کتاب تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ سب اہل کتاب ایک جیسے نہیں ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایمان لے آئے ہیں۔

كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ ؕ تم بہترین اُمّت ہو جو سب لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کے لئے بنائی گئی ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو وَلَوۡ اٰمَنَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ مِنۡهُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَكۡثَرُهُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ اور اگر یہ اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یقیناً ان ہی کے لئے بہتر ہوتا، اگرچہ ان میں سے کچھ ایمان والے بھی ہیں مگر ان کے بیشتر افراد نافرمان ہیں لَنۡ يَّضُرُّوۡكُمۡ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ يُوَلُّوۡكُمُ الۡاَدۡبَارَ ۚ ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ یہ لوگ معمولی اذیت کے علاوہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے، اور اگر یہ تم سے جنگ کریں گے تو مقابلے میں پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے، پھر ان کو کہیں سے بھی مدد نہ ملے گی ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ ؕ وہ جہاں کہیں بھی ہیں ان پر ذلّت مسلط کر دی گئی ہے سوائے اس کے کہ انہیں کہیں اللہ کے عہد سے یا لوگوں کے عہد سے پناہ دے دی جائے، اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہو چکے ہیں اور ان پر ذلت و پستی مسلط کر

دی گئی ہے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ‌ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ﴿۱۱۲﴾ یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور اپنے انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے، اور یہ اس وجہ سے تھا کیونکہ وہ نافرمان ہو گئے تھے اور سرکشی میں حد سے بڑھ گئے تھے لَيۡسُوۡا سَوَآءً‌ ؕ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآٮِٕمَةٌ يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيۡلِ وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ﴿۱۱۳﴾ مگر سب اہل کتاب ایک جیسے نہیں ہیں، ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دین حق پر قائم ہیں وہ رات کے اوقات میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَيُسَارِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ‌ؕ وَاُولٰٓٮِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ﴿۱۱۴﴾ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں، اور یہی لوگ نیکوکاروں میں سے ہیں وَمَا يَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلَنۡ يُّكۡفَرُوۡهُ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ﴿۱۱۵﴾ اور ایسے لوگ جو بھی نیک کام کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے اہل کتاب کے اس گروہ میں وہ لوگ شامل تھے جو علی الاعلان رسول اللہ پر ایمان لا چکے تھے اور بعض ایسے لوگ بھی تھے جو اگرچہ ان آیات کے نزول کے وقت تک اپنے اسلام کا اعلان نہیں کر سکے تھے لیکن اندر سے وہ بالکل مومن صادق تھے اور بالآخر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان لوگوں کو قرآن نے صالحین و متقین میں شمار کیا ہے

آیات نمبر 116 تا 120 میں کفر کرنے والوں کو تنبیہ کہ آخرت میں ان کا مال ان کے کسی کام نہ آئے گا اور نہ کوئی نیک عمل قبول کیا جائے گا۔ مسلمانوں کو اہل کتاب اور مشرکین پر اعتبار نہ کرنے کی تلقین

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـــًٔا ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی ہے تو اللہ کے مقابلہ میں نہ ان کے مال انہیں بچا سکیں گے اور نہ ان کی اولاد، اور یہی لوگ آگ میں جانے والے ہیں، جو اس جہنم میں ہمیشہ رہیں گے مَثَلُ مَا يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَاَهۡلَكَتۡهُ‌ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ کفار اس دنیا کی زندگی میں جو مال بھی خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس برفانی ہوا جیسی ہے جو ایسے لوگوں کی کھیتی پر چلے جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اور وہ ہوا اسے تباہ و برباد کر دے، اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ اے ایمان والو! تم اپنوں کے سوا کسی کو راز دار نہ بناؤ، یہ لوگ تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کے بارے میں کوتاہی نہیں کریں گے وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ‌ ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ۖۚ وَمَا تُخۡفِىۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ‌ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ‌ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ ان کے

دل کی تمنا تو یہ ہے کہ تمہیں سخت تکلیف پہنچے، ان کی دشمنی ان کی زبانوں سے تو ظاہر
ہو ہی چکی ہے، اور جو عداوت انہوں نے اپنے سینوں میں چھپا رکھی ہے وہ اس سے
کہیں بڑھ کر ہے، ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم عقل رکھتے
ہو هَاَنۡتُمۡ اُولَآءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ
اِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ
الۡغَيۡظِ ؕ اے مسلمانوں! تم ایسے لوگ ہو کہ اُن سے محبت رکھتے ہو لیکن وہ تم سے
محبت نہیں کرتے حالانکہ تم سب آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہو، اور جب وہ تم سے
ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں لیکن جب اکیلے ہوتے ہیں تو تم پر
غصے سے انگلیاں چباتے ہیں قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾ آپ فرما دیجئے کہ تم اپنے غصہ میں جل کر مر جاؤ، بیشک اللہ تمہارے
سینے میں چھپے ہوئے راز تک خوب جاننے والا ہے اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ
تَسُؤۡهُمۡ ۖ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچتی
ہے تو انہیں بری لگتی ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں وَ
اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ
مُحِيۡطٌ ﴿۱۲۰﴾ع اور اگر تم صبر و استقامت دکھاتے رہے اور اللہ سے ڈرتے رہے تو ان کی
فریب کاریاں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی، بے شک ان کے تمام اعمال اللہ
تعالٰی کے احاطہ علم میں ہیں رکوع [۱۲]

آیت نمبر 121

آیات نمبر 121 تا 129 میں غزوہ احد کے پس منظر میں مسلمانوں کو ثابت قدم رہنے کی تلقین، غیبی مدد کا وعدہ اور جنگ میں منافقین کا کردار

وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اور وہ وقت یاد کیجئے جب آپ صبح سویرے اپنے گھر سے روانہ ہوئے تھے اور مسلمانوں کو جنگ کے لئے مورچوں پر بٹھا رہے تھے، اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے ان آیات کا پس منظر جنگ احد ہے، جو جنگ بدر کے تقریباً ایک سال کے بعد لڑی گئی تھی اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ اُس وقت تم میں سے دو قبیلے بزدلی دکھانے پر اتر آئے تھے، حالانکہ اللہ ان دونوں کی مدد کے لئے موجود تھا، اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے جب جنگ شروع ہونے سے پہلے منافق عبد اللہ بن ابی تین سو ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا تو انصار کے دو قبیلوں بنو حارثہ اور بنو سلمہ کے دلوں میں کمزوری واقع ہوئی اور کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کی قلیل تعداد دیکھ کر دل چھوڑنے لگے مگر چونکہ سچے مسلمان تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اور بلاشبہ اس سے پہلے اللہ بدر میں تمہاری مدد کر چکا تھا حالانکہ تم اس وقت بہت کمزور تھے پس اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ اور یہ نصرت اس

وقت ہوئی تھی جب آپ جنگ بدر کے دوران مسلمانوں سے فرما رہے تھے کہ کیا
تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتارے اور ان کے ذریعے
تمہاری مدد فرمائے بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا
يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ ہاں کیوں
نہیں، اگر آج بھی تم صبر واستقامت اور پرہیزگاری اختیار کرو تو دشمن کے اچانک
حملہ آور ہو جانے کی صورت میں تمہارا رب پانچ ہزار مخصوص نشان والے فرشتوں
کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ
قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ ۙ اور
اللہ نے اس امداد کی خوشخبری بھی صرف اس لئے دی ہے تاکہ تمہارے دل مطمئن
ہو جائیں، وگرنہ فتح و نصرت تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جو بڑی قوت و
حکمت کا مالک ہے لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ
فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ اور یہ مدد اس لئے ہے تاکہ اللہ کافروں کے ایک گروہ کو
ہلاک کر دے یا انہیں اسقدر ذلیل و مغلوب کر دے کہ وہ ناکام ہو کر واپس لوٹ
جائیں لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ اے نبی (ﷺ)! اب آپ کا ان لوگوں کے معاملہ سے کوئی تعلق نہیں
، اللہ چاہے تو انہیں توبہ کی توفیق دے، چاہے انہیں سزا دے کیونکہ یہ ظالم لوگ ہیں
اس جنگ کے سلسلے میں منافقین اور مشرکین مکہ نے جو روش اختیار کی اس بات سے رسول اللہ
(ﷺ) کو صدمہ پہنچا۔ اللہ کی طرف سے تسلی کہ آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا، اب آپ پر کوئی

ذمہ داری نہیں ہے۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالہ کر دیں، چاہے تو وہ توبہ کی توفیق عطا کر دے اور
چاہے سزا دے۔ جنگ کے بعد ان میں سے بعض لوگوں کو اللہ نے توبہ کی توفیق عطا کر دی اور وہ
ایمان لے آئے وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین
میں ہے اس سب کا مالک اللہ ہی ہے، وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے سزا دے،
اور اللہ بہت بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے رکوع [۱۳]